بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

نگران: مبارک احمد تنویر (انچارج شعبہ تصنیف)

مدیر: حامد اقبال

جلد نمبر 22 شمارہ نمبر 01۔ ماہ صلح 1396 ہجری شمسی بمطابق جنوری 2017ء

قرآن کریم

اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰہِ الۡاِسۡلَامُ ۟ وَ مَا اخۡتَلَفَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَہُمُ الۡعِلۡمُ بَغۡیًۢا بَیۡنَہُمۡ ؕ وَ مَنۡ یَّکۡفُرۡ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ سَرِیۡعُ الۡحِسَابِ (ال عمران. 20)

ترجمہ: یقیناً دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ اوران لوگوں نے جنہیں کتاب دی گئی اختلاف نہیں کیا مگر آپس میں سرکشی کرتے ہوئے اس کے بعد کہ ان کے پاس علم آچکا تھا۔ اور جو اللہ کی آیات کا انکار کرتا ہے تو اللہ یقیناً حساب (لینے) میں بہت تیز ہے۔

(ترجمہ از۔ حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالی)

حدیثِ مبارکہ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ:

نبی کریم ﷺ نے (یوم حشر کا ذکر کرتے ہوئے) فرمایا کہ ''میرے صحابہؓ میں سے کچھ لوگوں کو بائیں طرف لے جایا جائے گا۔ تب میں کہوں گا میرے صحابہ، میرے صحابہ! تو اللہ فرمائے گا کہ جب تو ان سے جدا ہوا تو یہ اپنی ایڑیوں کے بل پھر گئے تھے۔ تب میں وہی جواب دوں گا جو اللہ کے نیک بندے (حضرت عیسیٰؑ) نے دیا تھا کہ یا رب! میں تو ان پر صرف اس وقت تک نگران تھا جب تک ان میں موجود رہا۔ جب تو نے مجھے وفات دے دی پھر صرف تو ہی ان کا نگران تھا اور تو ہی ہر چیز پر گواہ ہے''۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر ۔ سورة مائدہ)

اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام

''اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تمہاری روحیں خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر جائیں۔ اور خدا اور اسکے احکام ہر ایک پہلو کے رُو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہو جائیں''

(تذکرة الشہادتین۔ رحانی خزائن جلد 20 صفحہ 63)

''اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ اپنی گردن خدا کے آگے قربانی کے بکرے کی طرح رکھ دینا اور اپنے تمام ارادوں سے کھویا جانا اور خدا کے ارادہ اور رضا میں محو ہو جانا اور خدا میں گم ہو کر ایک موت اپنے پر وارد کر لینا اور اس کی محبت ذاتی سے پورا رنگ حاصل کر کے محض محبت کے جوش سے اس کی اطاعت کرنا نہ کسی اور بنا پر۔ اور ایسی آنکھیں حاصل کرنا۔ جو محض اس کے ساتھ دیکھتی ہوں اور ایسے کان حاصل کرنا جو محض اس کے ساتھ سنتے ہوں۔ اور ایسا دل پیدا کرنا جو سراسر اس کی طرف جھکا ہوا ہو۔ اور ایسی زبان حاصل کرنا جو اس کے بلائے بولتی ہو۔ یہ وہ مقام ہے جس پر تمام سلوک ختم ہو جاتے ہیں۔ اور انسانی قویٰ اپنے ذمہ کا تمام کام کر چکتے ہیں۔ اور پورے طور پر انسان کی نفسانیت پر موت وارد ہو جاتی ہے۔ تب خدا تعالیٰ کی رحمت اپنے زندہ کلام اور چمکتے ہوئے نوروں کے ساتھ دوبارہ اس کو زندگی بخشتی ہے۔ اور وہ خدا کے لذیذ کلام سے مشرف ہوتا ہے۔ اور وہ دقیق در دقیق نور جس کو عقلیں دریافت نہیں کر سکتیں اور آنکھیں اسکی کنہ تک نہیں پہنچتیں وہ خود انسان کے دل سے نزدیک ہو جاتا ہے۔''

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 160)

مشعل راہ۔ حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

''یہ ہر احمدی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ دین کی ذاتی خوبیوں کو پیش کرنے کے لئے قرآن کریم کا علم حاصل کریں اور پھر اپنے نیک نمونے قائم کر کے دنیا کو اپنی طرف کھینچیں اور یہی علم اور عمل ہے جس سے اس زمانے میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں آتے ہوئے قرآن کریم اور اسلام کی حفاظت کے کام میں حصہ دار بن سکتے ہیں اور دنیا کو بتا سکتے ہیں کہ اگر دنیا میں حقیقی امن قائم کرنا ہے تو قرآن کریم کے ذریعہ ہی قائم ہو سکتا ہے۔۔۔ اسلام کی تعلیم تو دوستی کا ہاتھ بڑھانے کی تعلیم ہے۔ امن اور سلامتی قائم کرنے کی تعلیم ہے۔ امن اور محبت کا پیغام دینے کی تعلیم ہے اگر بعض مسلمان گروہ عمل نہیں کرتے تو ان کی بدقسمتی ہے۔ قرآن بیشک اصل الفاظ میں ان کے پاس موجود ہے لیکن عمل نہیں ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم کی اور قرآن کریم کے احکامات کی جو حفاظت کرنی تھی یا کرنی چاہئے وہ یہ لوگ نہیں کر رہے۔ اس کی حفاظت تو مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت نے ہی کرنی ہے۔ دنیا کو ہم نے اپنے علم اور عمل سے بتانا ہے کہ دنیا کو اپنی سلامتی اور امن کا خطرہ اسلام سے نہیں ان لوگوں سے ہے جو اسلام کے خلاف ہیں۔۔۔ پس یہ قرآنی تعلیم ہے اور یہی تعلیم ہے جو ہر سطح پر امن اور سلامتی قائم کرنے اور اس کے لئے کوشش کرنے کا حکم دیتی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو خاص طور پر نوجوانوں کو کسی بھی قسم کے احساس کمتری کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں یہ اسلام ہے اور صرف اسلام ہے جو دنیا میں امن و سلامتی کی ضمانت بن سکتا ہے''

(الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ 01 جنوری تا 07 جنوری 2016۔ صفحہ 7۔8)

اسلام، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور امن عالم

رسول اکرم ﷺ کی بعثت تمام انسانوں کے لئے اور قیامت تک آنے والے تمام زمانوں کے لئے ہوئی۔آپ پر اتاری ہوئی کتاب قرآن مجید بھی اللہ کی آخری کتاب اور زندگی گزارنے کے لئے ایک مکمل ہدایت نامہ ہے۔آپ ﷺ نے اپنی تیئس (۲۳) سالہ نبوی زندگی میں اس کتاب کی روشنی میں ایک مکمل اسلامی زندگی گزار کر زندگی کے ہر شعبے اور ہر فرد کے لئے مکمل اور جامع اسوہ چھوڑا ہے۔قرآن کریم، اللہ کے رسول ﷺ کو، بنی نوع انسان کے لئے رحمۃ للعالمین قرار دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ (الأنبياء:108) ترجمہ: اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت کے طور پر۔

پھر آپ کو پوری انسانیت کے لئے قابل تقلید بنا کر پیش کرتے ہوئے آپ کو بہترین نمونہ قرار دیا گیا۔فرمایا: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا (الأحزاب: 22) ترجمہ: یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ ذات نبوی ﷺ حیات انسانی کے ہر گوشے کے لئے اسوہ اور نمونہ ہے، تو لامحالہ ذات نبوی ﷺ میں اور آپ کے لائے ہوئے احکام وتعلیمات میں امن وسلامتی سے متعلق بھی احکام ہوں گے، اور آپ ﷺ نے عملی زندگی میں بھی اس کو برتا ہوگا۔

قرآن کریم

۱- لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (البقرة: 257) دین میں کوئی جبر نہیں یقیناً ہدایت گمراہی سے کھل کر نمایاں ہوچکی۔

۲- وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ (الانعام: 109) اور تم ان کو گالیاں نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہوں ورنہ وہ دشمنی کرتے ہوئے بغیر علم کے اللہ کو گالیاں دیں گے۔

اس سے بڑھ کر پرامن بقائے باہم (Coexistence) کی تعلیمات اور کیا ہوسکتی ہیں، مذکورہ آیات کی روشنی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسلام کی تبلیغ میں کسی قسم کی کوئی زبردستی جائز نہیں۔

پھر معاشرے میں فساد اور قتل وغارت کو روکنے کے حوالے سے دین اسلام نہایت عمدہ تعلیم پیش کرتا ہے۔قرآن کریم میں ہے:۔

١۔مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا { (المائدة: 33) ترجمہ: جس نے بھی کسی ایسے نفس کو قتل کیا جس نے کسی دوسرے کی جان نہ لی ہو یا زمین میں فساد نہ پھیلایا ہو تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے اُسے زندہ رکھا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو زندہ کر دیا۔

۲-وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ { (القصص: 78) ترجمہ:۔اور زمین میں فساد (پھیلانا) پسند نہ کر یقیناً اللہ فسادیوں کو پسند نہیں کرتا۔

۳- تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ (آل عمران: 65) ترجمہ:۔اس کلمہ کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے اور نہ ہی کسی چیز کو اُس کا شریک ٹھہرائیں گے اور ہم میں سے کوئی کسی دوسرے کو اللہ کے سوا ربّ نہیں بنائے گا۔

٤۔وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا (یونس: 20) ترجمہ:۔اور تمام انسان نہیں تھے مگر ایک ہی امت پھر انہوں نے اختلاف شروع کر دیا۔

قیام امن کے لئے دو اہم نکات

وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُمْ بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا (الأنعام: 82)

جبکہ تم نہیں ڈرتے کہ تم ان کو اللہ کے شریک ٹھہرا رہے ہو جن کے حق میں اس نے تم پر کوئی حجت نہیں اتاری۔

اس جگہ قیام امن کے لئے اللہ تعالیٰ نے دو عظیم الشان گُر بیان کئے ہیں۔

اول یہ کہ توحید کامل کے قیام کے بغیر امن قائم نہیں ہوسکتا کیونکہ جب تک توحید قائم نہ ہوگی اس وقت تک لڑائیاں جاری رہیں گی۔

دوسرا نکتہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ نازل فرمایا ہے کہ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَنًا یعنی دنیا میں امن تبھی برباد ہوتا ہے جب انسان فطرتی مذہب کو چھوڑ کر رسم ورواج کے پیچھے چل پڑتا ہے، اگر انسان طبعی اور فطرتی باتوں پر قائم رہے تو کبھی لڑائیاں اور جھگڑے نہ ہوں۔یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام دینِ فطرت ہے۔اور حقیقت یہی ہے کہ جو دینِ فطرت ہوگا وہی دنیا میں امن قائم کر سکے گا اور وہی مذہب امن پھیلا سکے گا جس کا ایک ایک حصہ انسان کے دماغ میں ہو۔

احادیث

اسلام نے مسلمان کی تعریف یہ بیان کی ہے کہ جس کے ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ { (صحيح البخاري, كتاب الإيمان، باب المسلم من سلم المسلمون)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ سلامت رہیں اور مہاجر وہ ہے جو اسے چھوڑ دے جس سے اللہ نے منع کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اس شخص کا کوئی ایمان نہیں۔اللہ کی قسم! اس شخص کا کوئی ایمان نہیں۔اللہ کی قسم! اس شخص کا کوئی ایمان نہیں۔صحابہؓ نے عرض کی: یارسول اللہ! کس کا؟ آپؐ نے فرمایا: ایسے ہمسائے کا جس کا ہمسایہ اس کے بوائق سے امن میں نہ ہو۔صحابہؓ نے عرض کی: یارسول اللہ! بوائق سے کیا مراد ہے؟۔آپؐ نے فرمایا: اس کی شرارتیں اور ایذا رسانیاں۔

(مسند احمد. باقی مسند المكثرين، مسند ابی هريرةؓ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جانوں اور مالوں کو امن میں پائیں۔

(ترمذی كتاب الايمان، ماجاء فی ان المسلم من سلم المسلمون)

آنحضور ﷺ فرماتے تھے کہ دین تو خیر خواہی کا نام ہے۔آپ ﷺ سے پوچھا گیا کس چیز کی خیر خواہی؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ، اس کی کتاب، اس کے رسول، مسلمان ائمہ اور ان کے عوام الناس کی خیر خواہی۔

(مسلم كتاب الايمان، باب بيان ان الدين النصيحة)

آپ ﷺ ہمیشہ کمزوروں اور حاجت مندوں کے کام آتے اور فرماتے تھے کہ جب بندہ اپنے کسی بھائی کی مدد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے اور جو کسی مسلمان بھائی کی کوئی تکلیف دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے قیامت کے روز کی تکلیف دور کرے گا۔اور جو شخص کسی مسلمان کی ستر پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی ستر پوشی فرمائے گا۔

(بخاری كتاب المظالم باب لايظلم المسلم المسلم)

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:۔

”انزلوا الناس منازلهم“ (ابو داؤد كتاب الادب، باب فی تنزيل الناس منازلهم)

آپس کے معاملات میں لوگوں کے معروف مرتبوں کا خیال رکھا کرو اور ان کے حالات اور درجہ کے مطابق ان کے ساتھ معاملہ کیا کرو۔اسی طرح فرمایا:۔

”قومو الی سيدكم“ (بخاری كتاب الجهاد والسير، باب اذا نزل العدو علی حكم)

یعنی اپنے رئیس کے اکرام اور احترام کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

حضور ﷺ کی مختلف زمانوں میں امن کی کوششیں

رسول کریم ﷺ آغاز سے ہی مخلوق خدا سے محبت رکھتے اور لوگوں کی ضرورتیں پوری کر کے خوشی محسوس کرتے تھے۔مکی دور میں بعثت سے قبل آپ ﷺ معاہدہ حلف الفضول میں شریک ہوئے تھے جس کا بنیادی مقصد مظلوموں کی امداد تھا۔آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اس معاہدہ میں شرکت کی خوشی مجھے اونٹوں کی دولت سے بڑھ کر ہے اور اسلام کے بعد بھی مجھے اس معاہدہ کا واسطہ دیکر مدد کے لئے بلایا جائے تو میں ضرور مدد کروں گا۔

(السيرة النبويه لابن هشام جزء1 ص141-.142 مصطفی البابی الحلبی)

مکی زندگی (بعد نبوت) کے طویل دور میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ملتا جس میں حضور ﷺ یا آپ کے صحابہؓ کی طرف سے کوئی ایسا قدم اٹھایا گیا ہو جو امن کی فضا کو مکدر کرتا۔حضور ﷺ کو ستانے کے لئے انتشار انگیزی، استہزاء، غنڈہ گردی ہر ممکنہ صورت کو اختیار کیا گیا، محلّہ کے پڑوسی جو بڑے بڑے سردار تھے آپ کے راستے میں کانٹے بچھاتے، نماز پڑھتے وقت شور مچاتے، اوجھڑیاں لا کر ڈالتے، گلا گھونٹتے لیکن آپ ﷺ نے ان سب پر صبر کیا۔یہاں تک کہ مشرکوں نے آپ کو لاچار و مجبور کرنے کے لئے، بنو ہاشم کو شعب ابی طالب میں قید کر دیا، اس پر بھی صبر سے کام لیا۔پھر جب مکہ سے دلبرداشتہ ہو کر طائف گئے، تو وہاں آپ کو پتھر مار مار کر لہولہان کر دیا گیا، اگر آپ چاہتے تو فرشتوں کی پیش کردہ تجویز پر عمل کر کے پورے طائف کے امن کو خاکستر کر دیتے لیکن امن کی بحالی کے لئے ایک لفظ ان کے خلاف نہ کہا۔

اخیر زمانہ مکہ میں تو حضرت عمرؓ، حضرت حمزہؓ جیسے بہادر اور صاحب اقتدار حضرات مشرف باسلام ہو چکے تھے، جو حضور ﷺ کے ایک اشارے کے منتظر تھے، لیکن خدا تعالیٰ کا صبر کرنے کا حکم تھا اور حضور ﷺ کی امن پسند طبیعت یہ چاہتی تھی کہ مسئلہ پرامن طریقے سے حل ہو جائے اور اسی امن کی بحالی کے لئے ہجرت کو ترجیح دی اور اللہ تعالیٰ نے مشرکین مکہ کے حصار سے حضور ﷺ کو بحفاظت نکال دیا۔اگر حضور ﷺ چاہتے تو اپنے خاندان کو مدد کے لئے بلا سکتے تھے، مگر پھر جنگ کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔آپ ﷺ اور آپ کے صحابہؓ نے سب کچھ برداشت کیا اور گھر بار، وطن، دولت سب کو چھوڑنا گوارا کر لیا۔

اس سے زیادہ امن کی مثال اور کون سی ذات اور کون سی جماعت پیش کر سکتی ہے، وہ بھی اس زمانہ میں جو کہ بات بات پر جنگ اور لڑائی کا زمانہ تھا۔

میثاق مدینہ

آنحضور ﷺ نے یہود کے ساتھ ایک معاہدہ طے فرمایا، جو باضابطہ تحریر میں لایا گیا، یہ معاہدہ ”میثاق مدینہ“ کہلاتا ہے۔

اس کی موٹی موٹی شرائط درج ذیل ہیں، جو رواداری کا بہترین نمونہ ہیں اور آج بھی مخلوط معاشرہ میں بہترین مساوات کا درس مہیا کرتی ہیں۔آپ ﷺ نے یہ اعلان فرمایا:۔

(1) مسلمان اور یہودی آپس میں ہمدردی اور اخلاص کے ساتھ رہیں گے اور ایک دوسرے کے خلاف زیادتی یا ظلم سے

کام نہیں لیں گے۔ (2) ہر قوم کو مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ (3) تمام باشندگان کی جانیں اور اموال محفوظ ہوں گے اور ان کا احترام کیا جائے گا سوائے اس کے کہ کوئی شخص ظلم یا جرم کا مرتکب ہو۔ (4) ہر قسم کے اختلاف اور تنازعات رسول اللہ ﷺ کے سامنے فیصلہ کے لئے پیش ہوں گے اور ہر فیصلہ خدائی حکم (یعنی ہر قوم کی اپنی شریعت) کے مطابق کیا جائے گا۔ (5) کوئی فریق رسول اللہ ﷺ کی اجازت کے بغیر جنگ کے لئے نہیں نکلے گا۔

(6) اگر یہود یا مسلمانوں کے خلاف کوئی قوم جنگ کرے گی تو وہ ایک دوسرے کی امداد میں کھڑے ہوں گے۔

(7) اسی طرح اگر مدینہ پر کوئی حملہ ہوگا تو سب مل کر اس کا مقابلہ کریں گے۔ (8) قریش مکہ اور ان کے معاونین کو یہود کی طرف سے کسی قسم کی امداد یا پناہ نہیں دی جائے گی۔ (9) ہر قوم اپنے اپنے اخراجات خود برداشت کرے گی۔

(10) اس معاہدہ کی رُو سے کوئی ظالم یا آثم یا مفسد اس بات سے محفوظ نہیں ہوگا کہ اُسے سزا دی جاوے یا اُس سے انتقام لیا جاوے۔

(سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 178-179۔ سیرت خاتم النبیین ﷺ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے۔ صفحہ 279)

امن وسلامتی کے قیام کے لئے آپ ﷺ کی سیرت سے چند نمونے

صلح کی کوشش

آپ ﷺ، اگر لڑائی ہو جاتی تو فوراً صلح کروانے کے لئے تشریف لے جاتے، چنانچہ حضرت ابو عباس سہلؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پہنچی کہ بنی عمرو بن عوف میں کوئی جھگڑا ہو گیا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھیوں کے ساتھ ان کی صلح کروانے کے لئے تشریف لے گئے۔

(بخاری کتاب الاذان، باب ما دخل لیؤم الناس فجاء الامام)

غیر مذہب والوں کی عزت کا خیال

"لَاتُفَضِّلُونِی عَلَی مُوسٰی":

ایک مرتبہ ایک یہودی نے برسرِ بازار کہا "قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ کو تمام انبیاء پر فضیلت دی" ایک صحابی کھڑے یہ سن رہے تھے ان سے رہا نہ گیا انہوں نے پوچھا "کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی"؟ اس نے کہا "ہاں" انہوں نے غصہ کے اظہار کے طور پر ایک تھپڑ مار دیا، آنحضرت ﷺ کے عدل اور اخلاق پر دشمنوں کو بھی اس درجہ اعتبار تھا کہ وہ یہودی سیدھا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ عرض کیا آپ نے اِن صحابی پر برہمی ظاہر فرمائی اور کہا کہ مجھے موسیٰ پر فضیلت مت دو۔

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر سورۃ الاعراف)

جنازہ کا احترام

آپ ﷺ دوسرے مذہب والوں کے حقوق کا بھی خیال رکھا کرتے تھے، حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ:

ایک بار ایسا ہوا کہ ایک یہودی کا جنازہ ہمارے سامنے سے گزرا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے ہم بھی کھڑے ہو گئے اور ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ یہودی کا جنازہ ہے آپؐ نے فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: آخر یہ بھی تو انسان ہے اور احترامِ آدمیت کا تقاضا ہے کہ جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہو جانا چاہیئے۔

(صحیح بخاری، کتاب الجنائز باب من قَامَ لِجَنارۃِ یَھُودِیّ)

مسجد میں نجران کے عیسائیوں کو عبادت کی اجازت

ایک دفعہ نصاریٰ کا ایک وفد جب نجران سے مدینہ حاضر ہوا تو آپ نے اُن کی مہمان نوازی کی اور مسجد نبوی میں ان کو جگہ دی بلکہ ان کو اپنے طریق پر مسجد میں عبادت کی اجازت دے دی اور جب عام مسلمانوں نے ان کو اس کام سے روکنا چاہا تو آپؐ نے منع فرمایا کہ ایسا مت کرو۔ چنانچہ انہوں نے اسی جگہ مشرق کی طرف منہ کر کے اپنے طریق کے مطابق عبادت کر لی۔

(سیرت النبیؐ از علامہ شبلی نعمانی جلد سوم صفحہ 371)

یہود کی مذہبی کتابیں ان کو واپس کر دو

فتح خیبر کے دوران تورات کے بعض نسخے بھی مسلمانوں کو ملے۔ یہودی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ہماری کتاب مقدس ہمیں واپس کی جائے اور رسول کریم ﷺ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ یہود کی مذہبی کتابیں ان کو واپس کر دو۔ مذہبی رواداری کی یہ کتنی عظیم الشان مثال ہے۔

(السیرۃ الحلبیہ، جلد 3 صفحہ نمبر 49)

جوشِ ہمدردی

مکہ والوں کو غلے کا ایک حصہ یمامہ سے جایا کرتا تھا۔ جب یمامہ کے سردار ثمامہ بن اثالؓ نے اسلام قبول کیا تو انہوں نے غلہ کو رکوا دیا اور کہا رسول اللہ ﷺ کی اجازت کے بغیر ایک دانہ بھی مکہ نہیں جائے گا۔ اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں خط لکھا کہ ہمارے بڑے تو قتل ہو گئے اور باقی بھوک سے مر رہے ہیں۔ چنانچہ حضور ﷺ نے ثمامہؓ کو خط لکھا کہ غلے کی ترسیل جاری کر دو۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی، باب وفد بنی ضیفة حدیث نمبر 4024. سیرۃ ابن ھشام جلد 2 ص 638)

انسانی حقوق کی پاسداری، قیام امن کا ایک اہم ذریعہ ہے

مہاجرین حبشہ جب مدینہ واپس لوٹے تو نبی کریم ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ ملک حبشہ میں تم نے کیا کچھ دیکھا۔ وہاں کی کوئی دلچسپ بات تو سناؤ۔ ایک نوجوان نے یہ قصہ سنایا کہ ایک دفعہ ہم حبشہ میں بیٹھے تھے۔ ایک بڑھیا کا ہمارے پاس سے گزر ہوا۔ اس کے سر پر پانی کا ایک مٹکا تھا۔ وہ ایک بچے کے پاس سے گزری تو اس نے اسے دھکا دیا اور وہ گھٹنوں کے بل آگری۔ مٹکا ٹوٹ گیا۔ بڑھیا اُٹھی اور اُس بچے کو کہنے لگی اے دھوکے باز بد بخت! تجھے جلد اپنے کئے کا انجام معلوم ہو جائے گا، جب اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر جلوہ افروز ہوگا اور فیصلہ کے دن پہلوں اور پچھلوں سب کو جمع کرے گا۔ ہاتھ اور پاؤں جو کچھ کرتے تھے خود گواہی دیں گے۔ تب تمہیں میرے اور اپنے معاملے کا صحیح علم ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے جوشِ ہمدردی سے فرمایا اس بڑھیا نے سچ کہا اللہ تعالیٰ اس قوم کو کیسے برکت بخشے اور پاک کرے گا جس کے کمزوروں کو طاقتوروں سے اُن کے حق دلائے نہیں جاتے۔

(سنن ابن ماجه کتاب الفتن، باب امر بالمعروف و النهی عن المنکر)

اعلیٰ درجہ کی مساوات

4ھ میں رسول اللہ ﷺ نے سینٹ کیتھرائن متصل کوہ سینا کے راہبوں اور عیسائیوں کو پوری آزادی دی اور وسیع حقوق بھی عطا فرمائے۔ حضور ﷺ نے اس مشہور معاہدے میں یہ بھی لکھا کہ اگر عیسائیوں کو گرجاؤں اور صوامع کی تعمیر میں یا اپنے کسی مذہبی امر میں مدد کی ضرورت ہو تو مسلمانوں کو ہر طرح ان کی اعانت کرنا چاہیے۔

اس معاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے ایک مشہور مستشرق لکھتا ہے:۔

"یہ شرائط ہیں اس سند کی جو پیغمبر اسلام نے عیسائیوں کو عطا کی تھی۔ (یہ) عظیم الشان پروانہ آزادی اور دنیا کی تاریخ میں اعلیٰ درجہ کی مساوات اور حقوق کی ایک شریفانہ اور قابل وقعت یادگار ہے۔"

(جنگ روس وروم کاسل۔ ایڈمنڈ اولی جلد اول ص 176 بحوالہ روزنامہ الفضل 24 نومبر 2001ء)

بکریوں کا منہ قلعہ کی طرف کر کے ہانک دو

ایک دفعہ ایک حبشی غلام، ایک یہودی رئیس کی بکریاں چرا رہا تھا۔ وہ شہر کی طرف آ نکلا اور مسلمانوں کے ایک لشکر کو دیکھا۔ رسول کریم ﷺ نے اس کو اسلام کی دعوت دی تو اس نے کہا کہ اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو مجھے کیا ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جنت۔ بشرطیکہ تم اس پر مضبوطی سے قائم ہو جاؤ۔ اس پر وہ مسلمان ہو گیا۔ پھر اس نے عرض کی یا رسول اللہ میں تو مسلمان ہو گیا ہوں اور یہ بکریاں میرے پاس ایک یہودی رئیس کی ہیں۔ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ بکریوں کا منہ قلعہ کی طرف کر کے ہانک دو۔ خدا تعالیٰ ان کو ان کے مالک کے پاس پہنچا دے گا۔ چنانچہ غلام نے ایسا ہی کیا اور بکریاں قلعے کے پاس پہنچ گئیں جہاں قلعے والوں نے ان کو اندر داخل کر لیا۔

(سیرت ابن هشام، جلد نمبر 3 صفحه نمبر 358)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی ہے اور یہ نہیں اُٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وہ اس کے چھڑانے کے لئے مدد نہیں کرتا تو میں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں۔۔۔۔۔۔ میں حلفاً کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ مجھے کسی قوم سے دشمنی نہیں۔ ہاں جہاں تک ممکن ہے اُن کے عقائد کی اصلاح چاہتا ہوں اور اگر کوئی گالیاں دے تو ہمارا شکوہ خدا کی جناب میں ہے نہ کسی اور عدالت میں اور بایں ہمہ نوع انسان کی ہمدردی ہمارا حق ہے۔" (سراجِ منیر صفحہ 28۔ روحانی خزائن جلد 12)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرماتے ہیں:۔

"مومن کے لئے یہ حکم ہے کہ اوّل تو تم ان جھگڑوں سے بچو، اور اگر کبھی ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ یہ لڑائی جھگڑے آپس میں ہونے لگیں تو دوسرے مومن مل بیٹھیں اور ان کی آپس میں صلح کروائیں۔ دونوں کو قائل کریں کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر یوں لڑنا اچھا نہیں ہے۔ کیوں اللہ تعالیٰ کے نافرمان بنتے ہو۔ آپس میں ایک دوسرے کو قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں ہے، ایک دوسرے سے بدلے لینے کا کسی کو اختیار نہیں ہے۔ اگر سمجھانے سے وہ باز آ جائیں اور صلح اور صفائی سے کسی فیصلے پر پہنچ جائیں تو ٹھیک ہے ورنہ پھر جو فیصلہ نہیں مانتا اس کو پھر فرمایا کہ سزا دو۔ اس کو معاشرے میں کوئی مقام نہ دو، اس کے ہمدرد نہ بنو۔"

(خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ 17 ستمبر 2004ء بمطابق 17 بوک 1383 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن۔ لندن۔ الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ یکم اکتوبر تا ۷ اکتوبر ۲۰۰۴ء۔ صفحہ: ۵)

غرض کوئی شخص اس وقت تک صحیح مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ ان شرائط کے مطابق عمل کرنے والا نہ ہو اور اگر ہر انسان ان شرائط پر عمل کرے گا تو یقینی طور پر امن کا قیام عمل میں آئے گا۔

پس مسائل و مصائب کی ماری، اضطراب اور بے چینی میں مبتلا دنیا کو اگر کہیں پناہ مل سکتی ہے اور اگر دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے تو اسلامی تعلیمات اور محسن انسانیت ﷺ کا اسوہ ہی اس کا واحد ذریعہ ہے جبکہ اسلامی تعلیمات اور اس اسوہ کامل ﷺ پر حقیقی طور پر عمل کروانے کے لئے اور اس عمل میں مدد دینے کے لئے خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق، اس زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے تا دنیا ملتِ واحدہ بن کر ایک خدا کے آگے جھکے اور اس کے محبوب رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہو کر، اسلامی تعلیمات کے ذریعہ دنیا کو امن وسلامتی کا گہوارہ بنا دے۔

پس دنیا میں قیام امن کے لئے خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے پر ایمان لانا اور اس کی باتوں پر عمل کرنا اور اس کا ہاتھ پکڑنا نہایت ضروری ہے، جب تک دنیا اس خدائی روشنی کو پانے کے لئے اپنے تاریک دل و دماغ کے دروازے کھڑکیاں نہیں کھولے گی، اس وقت تک قیام امن ناممکن ہے۔

(از مکرمہ فائقہ سلطان نصیر ربوہ)

Vol. 22 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 01
Ahmadiyya Muslim Jamaat, National Shoba Tasneef, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Email:akhbar.ahmadiyya@hotmail.com

تبلیغی سرگرمیاں۔ جماعت احمدیہ جرمنی

(تحریر و ترتیب۔ مکرم صفوان احمدملك و مکرم حسن قمر صاحب۔معاون شعبہ تبلیغ)

☆ مکرم محمد محمود صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت Hattersheim تحریر کرتے ہیں کہ دوران ماہ اللہ کے فضل سے ہماری جماعت کو ایک تبلیغی نشست منعقد کروانے کی توفیق ملی جس میں 17 جرمن مہمان شامل ہوئے۔ایک قرآن مجید جرمن ترجمہ شدہ اور دیگر جماعتی کتب مہمانوں کو دی گئیں۔

☆ مکرم عارف احمد خان صاحب صدر جماعت Hannover لکھتے ہیں کہ محض اللہ کے خاص فضل سے ماہ نومبر میں بھی ہماری جماعت کو چند تبلیغی پروگرام منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ دوران ماہ مجموعی طور پر تین تبلیغی سٹال لگانے کی توفیق ملی۔بہت سے افراد نے اسلام اور جماعت کے بارے میں خاص دلچسپی کا اظہار کیا۔اسی طرح 935 فلائر تقسیم ہوئے۔اللہ کے فضل واحساں سے دوران ماہ جماعت کو ایک جرمن بیعت کی صورت میں پھل بھی حاصل ہوا۔الحمداللہ۔

☆ مکرم صدر جماعت Leipzig تحریر کرتے ہیں کہ اللہ کے فضل وکرم سے ماہ نومبر میں تبلیغ پروجیکٹ 2023 کے تحت جماعت کو Erzgebirge kreis کے آٹھ دیہاتوں میں اور Köthen kreis کے 13 دیہاتوں میں اور اسی طرح Anhalt Bitterfeld کے 10 دیہاتوں میں جا کر 10 ہزار سے زائد جماعتی فلائر تقسیم کرنے کی توفیق ملی۔ دوران تقسیم بہت سے افراد سے جماعت اور اسلام کے بارے میں موثر گفتگو بھی ہوئی جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس دور میں بھی اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں مذہب کی محبت رکھی ہوئی ہے اور اس طرف توجہ کرتے ہیں۔

☆ مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ جماعت Montabaur لکھتے ہیں کہ اللہ کے فضل وکرم سے جماعت کو ماہ نومبر میں ایک تبلیغی نشست کے ذریعہ پانچ افراد تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی ان افراد کا تعلق البانیہ، ترکی اور اٹلی سے تھا۔اسی طرح دوران ماہ احباب جماعت نے 2000 سے زائد فلائر بھی تقسیم کیے۔

☆ مکرم طیب احمد علی صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت Bruchsal تحریر کرتے ہیں محض اللہ کے فضل سے ماہ نومبر میں جماعت کو تبلیغ پروجیکٹ 2023 کے سلسلے میں دو مرتبہ تبلیغی سٹال لگانے کی توفیق ملی۔جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مورخہ 12 نومبر: یہ سٹال صبح آٹھ بجے سے لے کر شام چھ بجے تک لگایا گیا۔اس سٹال پر 11 احباب جماعت نے ڈیوٹی دی جس کے نتیجہ تین ہزار سے زائد جماعتی فلائر اور پانچ عدد جماعتی کتب تقسیم کی گئیں۔اسی طرح مورخہ 16 نومبر کو یہ سٹال Heilbronn شہر میں لگایا گیا۔اس میں بھی 6 احباب جماعت نے تعاون کیا اور 1700 سے زائد فلائر تقسیم کرنے کی توفیق پائی۔

☆ مکرم بلال اسلم صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت Bensheim تحریر کرتے ہیں کہ اللہ کے فضل وکرم سے دوران ماہ ایک سکول کی ساتویں جماعت کے 25 طلبہ اپنے دو اساتذہ کے ساتھ طے شدہ پروگرام کے مطابق مسجد بشیر میں آئے۔ ان کو مسجد دکھائی گئی۔اور بعد میں ان کے سوالات کے بہترین جوابات دیئے گئے۔آنے والے معزز مہمان جاتے ہوئے اپنے ساتھ لٹریچر بھی لے کر گئے۔

☆ مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ جماعت Bielefeld لکھتے ہیں کہ ماہ نومبر میں ایک یونیورسٹی کی طالبہ کو جو کہ اسلام پر ریسرچ کررہی ہیں اس کو قرآن مجید جرمن ترجمہ شدہ، کتاب سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات پر مشتمل کتاب ’’ورلڈ کرائسز اینڈ پاتھ وے ٹو پیس‘‘ اور مختلف جماعتی فلائرز مطالعہ کے لیے دیئے گئے۔

☆ مکرم نعیم احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت Gießen تحریر کرتے ہیں کہ ماہ نومبر میں ہماری جماعت کو اللہ کے فضل سے دو تبلیغی سٹال لگانے کی توفیق ملی نیز دوران ماہ کل 2377 فلائر بھی تقسیم کرنے کی توفیق ملی۔

☆ مکرم خالد محمود اعوان صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت Wabern لکھتے ہیں کہ اللہ کے کرم سے ماہ نومبر میں ہماری جماعت کے بعض احباب کو تبلیغ پروجیکٹ 2023 پروگرام کے تحت جرمنی کے صوبہ Sachsen میں جا کر تبلیغ کرنے کی توفیق ملی جس کے لئے انہوں نے پانچ سو کلومیٹر سے زائد سفر کیا۔اور جماعتی تعارف پر مبنی 974 فلائر تقسیم کیے۔

☆ مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ جماعت Weingarten لکھتے ہیں کہ اللہ کے کرم سے ماہ نومبر میں ہماری جماعت کے 25 احباب کو اجتماعی طور پر فلائر تقسیم کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔جس کے نتیجہ میں 4500 سے زائد فلائر تقسیم کیے گئے۔

☆ مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ جماعت Nürnberg تحریر کرتے ہیں کہ ماہ نومبر میں ہمارے شہر میں قائم انسانی حقوق آفس کے چئیر مین نماز سنٹر تشریف لائے۔جن کو جماعت احمدیہ مسلمہ کا تعارف کروایا گیا اور پوری دنیا میں انسانی ہمدردی کے تحت جماعت احمدیہ کے فلاحی کاموں کے متعلق تفصیل سے بتایا گیا جس سے وہ بہت متاثر ہوئے اور آئندہ بھی رابطہ رکھنے کا وعدہ کیا۔مزید براں دوران ماہ ہماری جماعت کو 1500 سے زائد فلائر بھی تقسیم کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔

☆ مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ جماعت Böblingen تحریر کرتے ہیں کہ اللہ کے خاص فضل سے ماہ نومبر میں ہماری جماعت کے پانچ داعیان خصوصی کو اجتماعی طور پر 5752 فلائر تقسیم کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔الحمداللہ۔

☆ مکرم انس خان صاحب لوکل سیکرٹری تبلیغ جماعت Mörfelden-Walldorf لکھتے ہیں کہ ماہ نومبر میں ہماری لوکل امارت سے 10 احباب جماعت کو مشرقی جرمنی جا کر جماعت کا تعارف کروانے کی توفیق ملی جس کے نتیجہ میں کل 4052 فلائر تقسیم کرنے کی توفیق ملی۔

☆ مکرم محمد احسن عاطف صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت Reutlingen تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ماہ نومبر میں ہماری جماعت کو تین تبلیغی اسٹال لگانے کی توفیق ملی۔جس کو مجموعی طور پر 21 افراد نے وزٹ کیا۔اور مہمانوں کو جماعتی لٹریچر دیا گیا۔اسی طرح دوران ماہ 2 ہزار سے زائد فلائر بھی تقسیم کرنے کی توفیق ملی۔

☆ مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ جماعت Rodgau تحریر کرتے ہیں کہ محض اللہ کے فضل سے ماہ نومبر میں ہماری جماعت کے 15 احباب کو مشرقی جرمنی میں تبلیغ کا موقعہ ملا جس کے نتیجہ میں 1050 فلائر تقسیم کیے گئے۔

☆ مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ جماعت Regensburg لکھتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے دوران ماہ ہماری جماعت کو 2 تبلیغی اسٹال لگانے کی توفیق ملی اور 500 سے زائد فلائر تقسیم کیے گئے۔2 وفود پر مشتمل 13 افراد نے مسجد کا وزٹ کیا۔جس میں یونیورسٹی کے طلبہ کے علاوہ شہر کے مئیر بھی شامل تھے۔ان سب احباب کو جماعت احمدیہ مسلمہ کا مفصل تعارف کروایا گیا اور اُن کے سوالات کے جواب دیئے گئے۔

☆ مکرم قمر احمد ظفر صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت Waiblingen تحریر کرتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے ماہ نومبر میں ہماری جماعت کے 6 داعیان خصوصی کو 1434 فلائر تقسیم کرنے کی توفیق ملی۔اسی طرح دوران ماہ 12 نئے افراد سے تبلیغی روابط قائم کیے گئے۔ایک زیر تبلیغ دوست کو قرآن مجید جرمن ترجمہ شدہ دیا گیا۔

☆ مکرم عدنان احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت Karlsruhe لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماہ نومبر میں ہماری جماعت کو تبلیغ پروجیکٹ 2023 کے سلسلے میں مشرقی جرمنی کے 13 دیہاتوں میں جا کر تبلیغ کرنے کی توفیق ملی۔

☆ مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ جماعت Schwetzingen تحریر کرتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے ماہ نومبر میں جماعت کو تبلیغ پروجیکٹ 2023 کے تحت مجموعی طور پر 1120 فلائر تقسیم کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

☆ مکرم توقیر سہیل احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت Erlangen لکھتے ہیں کہ اللہ کے خاص فضل سے ماہ نومبر میں ہماری جماعت کے 5 داعیان خصوصی کو 4 ہزار سے زائد فلائر تقسیم کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔الحمداللہ۔

☆ مکرم ساجد احمد نسیم مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ جماعت Kassel سے تحریر کرتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے ماہ نومبر میں ہائی سکول کی ایک کلاس کے 18 طلباء اپنے 3 اساتذہ کے ہمراہ اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے ہماری مسجد میں تشریف لائے۔مکرم خالد بخوطہ صاحب نے انہیں مسجد کا وزٹ کروانے کے بعد مسجد، محراب، گنبد اور مینارہ کے بارہ میں معلومات فراہم کیں۔ نیز اللہ تعالیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن مجید، اسلام کے پانچ بنیادی ارکان کے بارہ میں تفصیل سے آگاہ کیا۔ بعدازاں طلباء اور ٹیچرز کی طرف سے کئے گئے مختلف سوالات کے جوابات دیئے گئے۔جن میں زیادہ تر سوالات اسلامی عبادت، عورت کا مقام، پردہ، دہشت گردی، اسلام کے مختلف فرقوں اور جماعت احمدیہ کے بارہ میں تھے۔ٹیچرز کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور اسلامی اصول کی فلاسفی کتب پیش کی گئیں۔اور طلباء نے اپنی پسند کے مطابق لٹریچر حاصل کیا۔

☆ مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ جماعت Stade تحریر کرتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے دوران ماہ ہماری جماعت کے احباب کو مشرقی جرمنی میں جا کر اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی جس کے نتیجہ میں 895 فلائر تقسیم ہوئے۔نیز دوران ماہ 2 گروپس کے 70 افراد نے ہماری مسجد کا وزٹ کیا جنہیں اسلام احمدیت کا تعارف کروایا گیا اور اُن کے سوالات کے جواب دیئے گئے۔

☆ مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ جماعت Soltau تحریر کرتے ہیں کہ اللہ کے کرم سے ماہ نومبر میں ہماری جماعت کو تبلیغ پروجیکٹ 2023 کے تحت 546 فلائر تقسیم کرنے کی توفیق ملی۔

☆ مکرم معین الدین احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت Renningen تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالی کے فضل سے ماہ نومبر میں ہماری جماعت کو مندرجہ ذیل تبلیغی مساعی کی توفیق ملی 6 احباب جماعت نے تبلیغ پروجیکٹ 2023 کے تحت مشرقی جرمنی میں جا کر اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا اس سلسلہ میں 650 کلومیٹر سفر طے کیا گیا۔اسی طرح مقامی سکول کی ایک کلاس کے 20 طلباء اپنے 3 اساتذہ کے ہمراہ ہماری مسجد قمر میں وزٹ کے لئے تشریف لائے۔محترم مربی صاحب نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے متعلق بتایا اور ان کے مختلف سوالات کے جوابات دیئے۔

☆ مکرم مظفر احمد ظفر صاحب صدر جماعت Frankenberg تحریر کرتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے ماہ نومبر میں ہماری جماعت کے ایک داعی الی اللہ مکرم منظور احمد صاحب کی کوشش سے ایک کامیاب تبلیغی نشست منعقد ہوئی۔جس میں شہر کی مئیر صاحبہ، دو مقامی ڈاکٹر صاحبان اور 81 دیگر جرمن مہمانوں نے شرکت کی۔اس موقع پر میڈیا کے نمائندگان بھی تشریف لائے اللہ تعالی کے فضل سے یہ میٹنگ بہت کامیاب رہی اور جماعت احمدیہ کا موثر انداز میں پیغام پہنچانے کا ذریعہ بنی۔

☆ مکرم حبیب احمد عمر صاحب لوکل سیکرٹری تبلیغ Hamburg تحریر کرتے ہیں کہ اللہ کے کرم سے ماہ نومبر میں پانچ تبلیغی اسٹال لگانے کی توفیق ملی۔جس میں 67 افراد نے وزٹ کیا۔دوران ماہ چھ سو نئے افراد سے تبلیغی روابط قائم ہوئے۔

☆ مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ جماعت Wiesbaden لکھتے ہیں کہ محض اللہ کے کرم سے دوران ماہ بیس داعیان الی اللہ نے 9000 سے زائد فلائر تقسیم کیے۔اور دو عدد قرآن پاک جرمن ترجمہ شدہ مہمانوں کو بطور تحفہ دیئے گئے۔